چار سُو ہو حیا جو کوئے رسولؐ
لیتی آتا ذرا سی بوئے رسولؐ

اپنی سانسوں کو ہم مہک لیں گے
ہو وے جانا نہ جانا سوئے رسولؐ

پڑھ کے صبح و مسا درود و سلام
روح کرتی ہے طواف کوئے رسولؐ

الغیاث الغیاث مولائے کل
المدد اب بحق موئے رسولؐ

تیری بسمل ہوئی چراغِ سحر
بجھ نہ جائے دکھا دو روئے رسولؐ

تب ہوا پُر سکوت قلبِ تپاں
جب ملا ہم کو پیامِ کوئے رسولؐ

زاہدہ شاد و کامران چلو
ان کے ہمراہ چلیں جو سوئے رسولؐ

زاہدہ مظہر

بصد نیاز جبیں ہم جھکاتے جائیں گے
جواب کے سال بھی آقاؐ ہمیں بلائیں گے

جبینِ شوق میں پنہاں ہیں مضطرب جتنے
درِ رسولؐ پہ سجدے سبھی لٹائیں گے

لبوں پہ ہوں گے درود و سلام کے نغمے
دلوں کی حسرتیں جا کر وہاں مٹائیں گے

قبا کی مسجدِ مقبول میں نفل ہوں گے
مزارِ حمزہ گل گریہ ہم چڑھائیں گے

چلیں گے اہلِ بقیع پہ بھی فاتحہ پڑھنے
بچشمِ نم و جگر سوختہ ہی جائیں گے

پلٹ کے بابِ رحمت پہ حاضری ہوگی
نبیؐ کی خلد کی چوکھٹ پہ سر جھکائیں گے

قیام و سجدہ کریں گے ریاضِ جنت میں
نشانِ قدمِ مقدس بھی چوم آئیں گے

نمازِ عشق ادا کر کے انؐ کی محفل سے
نبیِ کریمؐ کی رحمت سمیٹ لائیں گے

نواز دیتا گدا کو کریمؐ مولائے کل
بنا تمہارے کرم کے تو مر ہی جائیں گے

گھڑی وداع کی جو دل چیرنے لگے میرا
عجیب نہیں کہ اشارہ ہو پھر بلائیں گے

ہو زاہدہ کو مبارک نویدِ حج اب کے
خوشا کہ جانِ حزیں نذر کرنے جائیں گے

زاہدہ مظہر

جیہڑا ماہی من وِچ وسدا اے
میرا دل تے گھروندا اُس دا اے
لگا بھانبھڑ میرے تن وِچ
وڈا چانن لایا من وِچ
اج مڑ مڑ آیا لہراں
اُس حید کرائی پہراں
میری اکھیاں خوشی نال روئیاں
میں وی بھاگاں والی ہوئیاں

زاہدہ مظہر

سرکار پڑی ہے سخت گھڑی
للہ کرو امداد میری
اے شاہِ شہاں یا صلے علی
ایمان میرا ہے پیار تیرا
محبوبِ خدا کی شان بڑی۔ للہ کرو امداد میری

حسرت ہے مدینہ جانے کی
اور حج کی سعادت پانے کی
پالوں میں تجاہ آخر قوی
للہ کرو امداد میری

ٹکڑے ہیں میرے دامن میں تیرے
صدقے میں تیرے عالم ہے پلے
پھر اس دم کیوں ہے دیر کری
للہ کرو امداد میری

اعصاب شکن ہے مرض میرا
صیام چھٹیں کے تعلق لٹا
آتی ہے نظر بھی موت کھڑی
للہ کرو امداد میری

سکھ چین نے اب منہ موڑ لیا
ہر اپنا پرایا چھوڑ گیا
افتاد ہے مجھ پہ ایسی پڑی
للہ کرو امداد میری

حل مشکل ہو خیرات ملے
خیرات ملے خیرات ملے
ٹل جائے گی پھر یہ سخت گھڑی
للہ کرو امداد میری

باقی اگلے صفحہ پر

زاہدہ ظہیر

چھایا ہے جو رحمت کا سایا
اللہ نے کن سے فرمایا
اک پھوار بھی رحمت کی ہے پڑی
صد شکر ملی امداد تیری

ہر سانس ہے کرتا حمد تیری
ہے باندی در پہ تیرے کھڑی
سرکار ﷺ یہ نسبت تجھ سے میری
صد شکر ملی امداد تیری

یہ یادِ سحر جو آئی ہے
پیغامِ رسالت لائی ہے
دربارِ نبی ﷺ میں ہے طلبی
صد شکر ملی امداد تیری

اب مجھکو نوازیں گے سرور ﷺ
کہ نعت و حمد ہے میرا ہنر
اب ان ﷺ کی نظر ہے مجھ پہ پڑی
صد شکر ملی امداد تیری

اب لے کے درودوں کے گجرے
اور نعت سلاموں کے سہرے
میں پاک نبی ﷺ کے گھر کو چلی
صد شکر ملی امداد تیری

ہر کام پہ ہو سجدۂ شکر
اب زاہدہ کر سامانِ سفر
افضل ہے جہاں سے ان کی گلی
صد شکر ملی امداد تیری

زاہدہ مظہر

در مصطفیٰ پہ ہو جاتا ضرور
مجھے در پہ اپنے بلا لیں حضورؐ

حرم کی نمازیں اخر ان ہو نصیب
قریبِ حرم ہو رہائش نہ دور

بڑی بے کلی ہے میں ہوں نیم جاں
میری چشم نم میں بھی کم کم ہے نور

بہت منتشر ہیں خیالات اب
ذہن میں ہیں طوفان برپا حضورؐ

ہوس اور حرص کا ہی برپا ہے کھیل
طمع اور لالچ کا دورِ رنجور

نہیں خیر و راحت جہاں میں کہیں
ہے دنیا میں برپا خرابی فتور

ہیں تاریک راتیں تو صبحیں خزاں
منور کرو میری جانِ جاں نور

میری ثروت و حشمت و جاہ تمؐ
تمہیں جانِ جاں ہو تمؐ ہی ہو غرور

کرو اب تو امداد للہ میری
حوادث نے گھیرا پڑی ہوں میں دور

کنیزِ رسولؐ خدا زاہدہ
نواسوں کے صدقے نوازیں حضورؐ

زاہدہ مظہر

پڑھو مومنو آگے آگے پڑھو
صدا آ رہی ہے کہ حج کو چلو
لبوں پہ ہو کلمۂ توحید تو
فضاؤں میں لبیک کی گونج ہو
مقدس زمیں پر پڑیں جب قدم
کریں ہم بھی مل کر طواف حرم
معطر فضاؤں میں ہم سانس لیں
نوافل نمازیں ادا ہم کریں
ہو روحوں کو پاکیزگی جب عطا
چلیں سارے حاجی درِ مصطفٰی
چلو سارے رحمت کے موتی چنیں
کہ نعت و حمد کی ہی باتیں کریں
میرے آقا مولا رسولِ خدا
وہ بے شک لطافت کی ہیں انتہا
نبوت کی ہیں آخری جو کڑی
ہے فوج ملائک بھی در پہ کھڑی
عرش پر وہ مہمان بن کر رہے
نبوت کی ہر شان زیبا جسے
میرا دین و ایمان ہے عشق رسولؐ
جو نانائے حسینؓ پدرِ بتولؓ
دکھائیں انہیں جا کے ہم داغ دل
وہ چاہیں تو اچھا کریں پل کے پل
میرا دل جو زخموں سے ہے چور چور
دوائے غم دل ملے گی ضرور
جو آپ کرم سے دھلیں داغ سب
تو دامن ہوں اجلے مٹیں داغ سب

زاہدہ منظر

باقی اگلے صفحہ پر

منتوں کو جلا بھی ملے گی وہاں
ہیں ارزاں سکوں اور راحت جہاں
میرے مصطفےٰ کی بڑی شان ہے
کہ جبرئیل بھی اُن کا دربان ہے
غلامانِ سرکار بن کر رہو
سفر ماہِ رمضان میں بھی کرو
چلو اُن کے مہمان بن کر چلو
سخی کے کرم سے بھی دامن بھرو
ہوں ہم جب حضوری میں سرکار کی
تو مہماں نوازی ہو دربار کی
ہے جود و سخا اُن کی سب پر عیاں
اُن ہی کا کرم ہے یہاں اور وہاں
جہنم سے دوری کی جب بات ہو
نوید مسرت میرے ہاتھ ہو
مجھے زاہدہ پھر کوئی غم نہیں
کہ رحمت نبی کی کوئی کم نہیں

زاہدہ مظہر

الطافِ الٰہی میں بسمل کی صدا ہوں میں
سرکارِ دو عالم کے کوچے کی گدا ہوں میں
یا ربّ ہو عنایت اب فیضان و کرم ان کا
ایسی ہی عطاؤں سے راضی بہ رضا ہوں میں
اللہ کی رحمت نے دل شاد کیا میرا
سیراب کیا ایسا مسرورِ عطا ہوں میں
محبوبؐ دو عالم کی رحمت ہے میری ہمدم
اور نصرت یاری ہے مقبولِ دعا ہوں میں
جس گھر میں رہا چرچا محبوبؐ کی نعتوں کا
اس گھر کا ہوں اک نغمہ نغموں کی صدا ہوں میں
ہو ختم نہ نعتوں کا فیضان میرے گھر سے
جاری ہے عطا انؐ کی مظہر کی دعا ہوں میں
ہے ناز مجھے تو یہ آقاؐ کی غلامی میں
ہر لمحہ محمدؐ پہ جاں کرتی فدا ہوں میں
ہے منتظر زاہدہ خیراتِ کرم انؐ کی
اللہ غنی اب تو مورِدِ عطا ہوں میں

زاہدہ مظہر

ابرِ سحابِ کرم مجھ پہ پھر چھا گیا
اور بلاوا مدینے سے بھی آ گیا
میری بے رنگ دنیا میں ہلچل مچی
بے کسی پہ میری آج رنگ آ گیا
اس نوازش کے قابل میں کیونکر ہوئی
آج آقا کا مجھ پہ کرم چھا گیا
آنکھ حیران ہے دل پشیمان ہے
میلا دامن میرا کس طرح بھا گیا
چشمِ سوزاں سے بہتا برستا ابر
ان کی درگاہ میں کیا شرف پا گیا
یا جو نعتوں کے گجرے پروتی رہی
کوئی مصرع ہو شائد انہیں بھا گیا
ہو قبولِ درِ شاہؐ تو یہ میری
تیری چوکھٹ پہ عاصی تنہا آ گیا
بے ستارہ مقدر کا پھر اوج پر
میں جو رحمت لقب کا کرم پا گیا
پیش کر زاہدہ اب درود و سلام
رحمت عالمین کا ہے گھر آ گیا

زاہدہ مظہر

رحمتِ حق کی جانب سفینے چلیں
ساتھیو آؤ ہم سب مدینے چلیں
میرے آقا کا مسکن ہے عرش بریں
سب سے اعلیٰ و ارفع بڑا دلنشیں
سارے عالم کے داتا ہیں ماہِ مبیں
اُن کے جیسا کہیں بھی کوئی بھی نہیں
اُن کے جلوؤں سے سیراب ہونے چلیں
ساتھیوں آؤ ہم سب مدینے چلیں

مجھ کو جنت کا گوشہ نظر آئے اب
جائے آرام گاہِ امّتی لقب
مالکِ کوثر و سلسبیل اور سب
جو کہ رحمت ہی رحمت ہیں اُن کے سبب
اُن کے دریائے رحمت سے پینے چلیں
رحمتِ حق کی جانب سفینے چلیں

ہے دعا تجھ سے مالک یہ دوسرا
میری آل اور اُن کے عزّہ اقربا
ہو کے تیرے رہیں ہوں بڑے باوفا
جام عشق و اطاعت کے ان کو پلا
خدمتِ دیں کی خاطر وہ پھولیں پھلیں
رحمتِ حق کی جانب سفینے چلیں

یاخدا یاخدا سن میری التجا
ہر سو بخشش و رحمت کی برسے گھٹا
شاہِ کونین کا بھی جلوہ دکھا
چشمِ رحمت سے ظاہر ہو اُن کی رضا
صرف تیری رضا کو جئیں اور مریں
رحمتِ حق کی جانب سفینے چلیں

زاہدہ منظور

باقی اگلے صفحہ پر

وہ جو جن و ملائک بشر کے امام
ہو گئی جن پہ رحمت خدا کی تمام

زاہدہ بھیج ہر پل درود و سلام
یہ ہے سنت خدا کی یہی حکم عام

زاہدہ مظہر

باادب بانیاز مل کے سارے پڑھیں
رحمت حق کی جانب سفینے چلیں
ساتھیو آؤ ہم سب مدینے چلیں
صلے علیٰ نبیّنا صلے علیٰ محمدؐ
صلے علیٰ شفیعنا صلے علیٰ محمدؐ
صلے علیٰ رحیمنا صلے علیٰ محمدؐ
صلے علیٰ کریمنا صلے علیٰ محمدؐ

زاہدہ مظہر

ملے تجھ کو سرکار کی معرفت
ہو اچھی میری جاں تیری عاقبت
محمدؐ کی نسبت کا باغِ حسین
تجھے راس آئے اے ماہِ جبین
مبارک ہو تیرا جہاں میں قیام
قبا ہو تیری عشقِ احمدؐ کا نام

اطاعت ہو قرآں کی تیرا یقین
رہے پاسباں تیرا دین میں
جہادِ قلم بھی تو کرتی رہے
تو آقاؐ کے رحم و کرم میں رہے
حیا ہو عطا تجھ کو ایماں نصیب
رہیں رو سیاہ تیرے سارے رقیب
تیرا نامہ اچھا مقدر بلند
جہاں بھی رہے تو رہے ارجمند
محمدؐ کا میلاد تیرا مشن
بروزِ حشر بھی مناؤ جشن
اٹھو پڑھ کے کلمہ تو توحید کا
سماں ہو لحد میں تیری عید کا
ہو محشر میں تو اولیا کے قریں
ہوں مشکل کشا پاس مسند نشیں
تو غلمان لائیں سلام و پیام
رہو باغِ جناں میں محوِ خرام
ملے زاہدہ کی دعا کا ثمر
مقدر ہمیشہ ہو تابندہ تر

زاہدہ مظہر

دعا ہے امینہ تو سکھ چین پائے
کہیں دشمنوں کی نظر لگ نہ جائے

ہو رحمت خدا کی جہاں بھی تو جائے
تو پھولے پھلے اور سدا مسکرائے

خدا کی امان ہو نبیؐ کی رضائیں
جہاں بھی رہو ہوں خوشی کی فضائیں
پڑھو حمدِ باری کہو نعت احمدؐ
یوں برسو ہوں رحمت رب کی عطائیں

ہو دینِ خدا کی مبلغ امینہ
لگائے خدا پار اس کا سفینہ
دعائیں جو کیں زاہدہ نے الٰہی
ہوں مقبول حق اور حصارِ امینہ

زاہدہ مظہر

نیم شب کی آہ کعبے کی دعا ہو میری جان
تا ابد ہو ساتھ تیرے اللہ تعالیٰ مہرباں
ہاتھ اٹھیں ہر بھلائی کی طرف جب جب تیرے
نصرتیں تیرے قدم چومیں ہمیشہ جان جاں
علم دین مصطفیٰؐ کا تم کرو ہر جا بلند
تم سے راضی ہوں محمدؐ اور اللہ مہرباں
تم میری بیٹی جہاں کی ہر بھلائی پا سکو
اور سرفراز ہو کر جاؤ اللہ کے یہاں
رہ جہان فانی میں تو سکھ چین سے آرام سے
اور جنت خیر کا تیرا مقدر ہو وہاں
تیری آل اولاد بھی ہو عاشق اللہ رسولؐ
سب کا اللہ ہو محافظ اور محمدؐ نگہباں
عافیت کی خیر اور ہر دم بھلائی کر طلب
تیرے گھر ہو نعت اور میلاد کا جشن و سماں
شکر ایزد ہم کو نسبت ہے تیرے محبوبؐ سے
ہم غلامان محمدؐ اللہ جس کا مدح خواں
یا الٰہی کر بلند سب کا نصیبہ اس طرح
سب ولی اللہ ہو کر چھوڑ جائیں یہ جہاں
تیرے در سے آج تک خالی کبھی لوٹی نہیں
زاہدہ تیرے کرم سے آج بھی ہے خوش گماں

زاہدہ مظہر

دل مضطر لئے غمگین بہت ہم آج رہتے ہیں
حبیبِ کبریا کی دید ہو اب تمنا کہتے ہیں
نہیں معلوم ہوگا کس گھڑی اُن کا کرم دیکھو
کہ پُر امید ہو کر ہم بہت تیار رہتے ہیں
نظر کرنے کو دل بے جان ہے یا پھر میری سوچیں
یاں دامن میں درود و نعت کی سوغات رکھتے ہیں
وظیفہ ہے خدا کے بعد ہر دم نام احمدؐ کا
محمدؐ ہی محمدؐ اب میری سانسوں میں بستے ہیں
محمدؐ مصطفیٰؐ بے شک رحیمؐ ہیں کریمؐ بھی ہیں
اُن ہی کی رحمتوں سے سب جگہ پھر یار چلتے ہیں
تو پھر تازگی لائے نسیم صبح طیبہ سے
تبھی سارے زمانے کے گل و گلزار پھلتے ہیں
تیری بوئے بدن سے ہی چمن میں گل کلی مہکے
مہک گیسوئے اطہر کی سبھی ثمرات رکھتے ہیں
میسر ہو مجھے شیرینئ گفتار یا سرورؐ
کہ طعنہ زن ہیں دشمن ہر سمت خونخوار بستے ہیں
میسر ہو میری جان حزیں کو اب قدمبوسی
تیرے قدموں میں جان دیں ہم یہی ارمان رکھتے ہیں
بہت تڑپا رہی ہے یہ دوری و مجبوری ہر لمحہ
تمہاری یاد میں آنسو تنہا ہم آج بہتے ہیں
کرم للہ کردو زیادہ پر یا رسولؐ اللہ
میرے روح و جسم ہر دو سدا بیمار رہتے ہیں

زاہدہ مظہر

شیدائی ہوں میں سیدؐ عالی وقار کی
ڈوبی نبض حضورؐ اب تیرے بیمار کی

چٹکی کلی جو یادِ رسالتؐ مآب کی
خوشبو بکھر گئی یہاں تیرے دیار کی

بیدار آنکھ دیکھتی ہے آپؐ کا جمال
بجھتی ہے پیاس نیند میں شاہؐ کے دیدار کی

سرکارؐ ہی کے لطف کے ہیں سارے معجزے
آنکھوں میں آ بسی ہے جو تصویر پیار کی

مجھکو اٹھا کے قدموں سے یہ آپؐ نے کہا
بیٹی ہے تو جہان کے پروردگار کی

بخشے گناہ سارے ہی عاصی کے آپؐ نے
یہ بھی ادا ہے آپؐ کی امت سے پیار کی

نعت و حمد کا نور کچھ یوں ہی نہیں ملا
انؐ کا کرم کہ نظر میں ہوں کردگار کی

انؐ کی نظر کا فیض ہے کہ نعت ہو گئی
میری بساط مدح کروں حق کے پیار کی

تو خوش نصیب زاہدہ کہ نعت کے طفیل
تجھ کو ملی امان ہے اللہ کے یارؐ کی

زاہدہ مظہر

786

تیرے سامنے رہوں میں
تیری چاکری کروں میں
حق کی نگاہ میں رہ کر
تیری بندگی کروں میں
ٹپکیں دہن سے نغمے
نعت و حمد کہوں میں
اے شاہِ مرسلاں جب
تیری رحمتیں چنوں میں
تیرے لطف اور عنائت
دامن میں سب بھروں میں
غیروں سے توڑ ناطے
ہو کر تیری رہوں میں
ملے رحمتوں کی چھاؤں
صد شکر ہی کروں میں
نہیں بس میں میرے آقا
طیبہ میں جا رہوں میں
ہو کر نصیب یاور
تیرے در پہ حاضروں میں
انجام ہو بقیع میں
تا حشر واں رہوں میں
مرقد میں زاہدہ کی
میلاد بھی پڑھوں میں

زاہدہ مظہر

مجھے ہے بہت پیار نبیؐ امّی سے
نہیں کچھ حسین بڑھ کے میرے نبیؐ سے
میری چاہتوں کا ہیں محور محمدؐ
نہیں مجھ کو الفت کسی سے کسی سے
کوئی در نہیں جس کو کوئی سمجھ لے
یہ بہتر ہے میرے نبیؐ سے نبیؐ سے
درِ غیر پر سر جھکانے کی نوبت
بچایا تا شہؐا اس گھڑی سے گھڑی سے
میں افسردہ و غم زدہ نیم جاں تھی
ملا ہے دلاسہ تجھی سے تجھی سے
میرا کاسہ بھرتے بہت بھر دیا ہے
بہت کچھ ملا ہے سخی سے سخی سے
چلے کارواں حج بیت اللہ کرنے
تمنا تھی جن کی کبھی سے کبھی سے
جو پہنچیں مسافر درِ مصطفیٰؐ پر
عرض ہے یہ میری یہ سبھی سے سبھی سے
نیاز و ادب سے سلام محبت
عرض کر دیں زائر نبیؐ سے نبیؐ سے
ہوا تیری جنت کی دل مانگتا ہے
عرض یہ بھی کرتا سخی سے سخی سے
ملے حاضری کی اجازت خدا را
تو کر دوں نذر جاں خوشی سے خوشی سے
تیری زاہدہ جن حوادث سے گزری
نہیں ہے خبر تمؐ کسی سے کسی سے

زاہدہ مظہر

یا محمدؐ مصطفیٰؐ محبوبِ ربّ پیارے رسولؐ
پیاسی آنکھیں مانگتی ہیں آپؐ کے قدموں کی دھول

دل کی دنیا بس رہی ہے صرف تیری یاد سے
مل رہی ہے خیر تجھ سے اور دعائیں ہیں قبول

بابِ رحمت وا ہو آقاؐ مجھ نکمی کے لئے
واسطہ حسنینؓ کا اور صدقۂ دخترِ بتولؓ

آرزو ہے جا کے چوموں جالیاں دربار کی
اب ملے اذنِ حضوری بخش دو سب میری بھول

ہو پیامی آپؐ کے دربار کی بادِ صبا
آ کے ہولے سے بتا دے چل بلاتے ہیں رسولؐ

تو نے بخشا نعت کہنے کا سلیقہ دلرباؐ
اے کریماؐ کر ہی لینا میری نعتوں کو قبول

دل بہلتا ہے درود و نعت کے تکرار سے
بعد مردن بھی چنوں سرکار کی نعتوں کے پھول

میں چلوں دنیا سے تیری دید میں ہو کر محو
تا ابد ہوں جلوے تیرے یا محمدؐ یا رسولؐ

رحمتوں والے پڑی مشکل میں تیری زاہدہ
آ ہٹا دے راہ سے سب جرم و عصیاں کے ببول

زاہدہ مظہر

تیری نعت کہہ رہی ہو عالم سرور کا ہے
یاور ہے بخت میرا موقع غرور کا ہے
نعت و حمد کی لڑیاں دے کر ہی بتائی
لکھوا رہے ہیں ہم سے فیضان حضورؐ کا ہے
صبح و مسا جو کرتے مدحت رسولؐ کی ہیں
پاتے ہیں نور اس سے جو چشمہؐ نورؐ کا ہے
شام و سحر ہے رہتا تیرا ذکرِ پاک اس جا
میرا مکان شائد رستہ حضورؐ کا ہے
دنیا کو غرض دولت مجھ کو تجھی سے الفت
نسبت تیری ہی آقاؐ موجب غرور کا ہے
رحمت بھری گھٹائیں چھاتی ہیں اس کے سر پر
جو یارِ مصطفیٰؐ سے طالب سرور کا ہے
کیوں زاہدہ کو بھائے دنیا کی مے و مستی
دستِ نبیؐ سے پیتا جام اک طہور کا ہے

زاہدہ مظہر

جناب آمنہؓ مائی یہاں تشریف لاتی ہیں
ادب ملحوظِ خاطر امانؓ جی محفل میں آتی ہیں

ہوئے جب بطن سے پیدا رسولؐ مجتبےٰ پیارے
تھیں حضرت آسیہؑ دائی یہی ماںؓ جی بتاتی ہیں

خدائے پاک نے بھیجے سلام عشق آقاؐ کو
بڑے انوار برسے عرش سے ماںؓ جی سناتی ہیں

فرشتے عالمِ بالا سے رزقِ نور لے آئے
پریوں سی حوریں لوری دے کے آقاؐ کو سلاتی ہیں

پڑھے ارض و سما اور قدسیوں نے بھی درود انؐ پر
خلد کی ساری حوریں اس خوشی میں گیت گاتی ہیں

سماں ربیع الاوّل کا بڑا ہی کیف آگیں ہے
فلک پر جشن ہے برپا صدائیں ساری آتی ہیں

پڑھو صلِّ علیٰ سارے کہ آئے رحمتؐ عالم
سعادت کی گھڑی میں زاہدہ نعتیں سناتی ہیں

زاہدہ مظہر

بڑی رفعتوں پہ ہے گھر تیرا
تیرے در پہ رکھا ہے سر میرا
یہ تڑپ جبین نیاز کی
ہے عطا یہ بندہ نواز کی
اے جہاں کے رب اے میرے خدا
کرے پتہ پتہ تیری ثنا
ہے مجھے بھی تیری لگن سدا
رہوں میں اسی میں مگن سدا
کبھی بے دلی کا نہ گزر ہو
نہ ہی اور کوئی بھی عذر ہو
مجھے نطق دے مجھے نور دے
تو عبادتوں میں سرور دے
ہے تیری نظر میں یہ زندگی
جو بھی کرتی ہوں تیری بندگی
تیری بارگاہ میں قبول ہو
میری زندگی با اصول ہو
تیری زاہدہ یہ دعا کرے
میرے جسم و جاں میں ضیا رہے

زاہدہ مظہر

ہوں تیری ہم پہ عنایات تو پھر بات بنے
بھر لوں دامن میں جو خیرات تو پھر بات بنے
شافعِ حشر کی یا تری ہوں الہی کچھ تو
مجھ سے ظاہر ہوں کرامات تو پھر بات بنے
جیسے سرکار سے عشاق کی گزری یا رب
ایسے گزریں میرے دن رات تو پھر بات بنے
طالبِ عفو و کرم سارے ہی طیبہ کو چلیں
کرتے آقا سے مناجات تو پھر بات بنے
اب کھلے بابِ کرم در پہ کھڑے تیرے فقیر
کچھ عطا ہوں جو کمالات تو پھر بات بنے
ہوں بھنور میں میری نیّا کو کنارے کر دو
اور سنور جائیں یہ حالات تو پھر بات بنے
رقم ہوں نعت کے دیوان جو مقبول رہیں
اور ملیں تم سے ہدایات تو پھر بات بنے
تیری خوشبو سے مہکتے ہی رہیں جان و جگر
وجد میں کہتی رہوں نعت تو پھر بات بنے
میں تیرے جلوؤں سے مسرور رہوں آٹھوں پہر
ایسے خوش کن ہوں جو حالات تو پھر بات بنے
میرے اشعار کریں باتیں میرے آقا سے
اور کریں رقم تیری نعت تو پھر بات بنے
تسلسل در تسلسل رہے سلسلۂ نعت و حمد
اور ہو تجھ سے ملاقات تو پھر بات بنے
منبعِ جود و سخا دستِ کرم تیرا دراز
ہم کو ملتی رہے خیرات تو پھر بات بنے
کی عطا تو نے بوصیری کو ردا کاش کوئی
ہو عطا مجھ کو بھی سوغات تو پھر بات بنے
آج پھر زاہدہ کرتی ہے رقم نعتِ نبی
یونہی ہوتی رہے برسات تو پھر بات بنے

زاہدہ مظہر

خواب میں آقاؐ کی تنویر ہے دیکھی میں نے
احسنِ خلق کی تصویر ہے دیکھی میں نے

جسکی تخلیق پہ نازاں ہے خدائے واحد
واحد و یکتا کی توقیر ہے دیکھی میں نے

جس کا پیکر ہے سنوارا گیا نور ضیا سے
اس کے انوار کی تاثیر ہے دیکھی میں نے

جس کی رحمت کے طلبگار ہیں سب شاہ و گدا
اس نے بخشی میری تقصیر ہے دیکھی میں نے

جو بلائیں بھی پڑیں آ کے ہمارے سر پر
ان کو ٹالا تیری تدبیر ہے دیکھی میں نے

اے میرے سیّد و سرورؐ یہ کرم ہے تیرا
اپنی بدلی ہوئی تقدیر ہے دیکھی میں نے

پہن کر الفتِ سرکارؐ کا زیور خوش ہوں
تیری نسبت کی جو زنجیر ہے دیکھی میں نے

میری قسمت کا ستارہ ہے ابھر کر چمکا
تیری نصرت میری تقدیر ہے دیکھی میں نے

جب بھی کفار کی یلغار سے ٹکر لی ہے
نصرتِ شاہؐ کی تاثیر ہے دیکھی میں نے

حسنِ یکتا سے بنا آپؐ کا نوری پیکر
عشقِ اللہ کی تصویر ہے دیکھی میں نے

اپنے خواجہؐ کی محبت کی یہ منزل پاکر
نعت اپنی کی بھی تشہیر ہے دیکھی میں نے

زاہدہ عالم نوری میں ہی چلتے پھرتے
بحرِ انوار کی تنویر ہے دیکھی میں نے

زاہدہ مظہر

آج رحمت کی گھٹا پھر سے بہت چھائی ہے
اور پھر یاد تیری مجھ کو بہت آئی ہے

قلزم رحم و کرم ایسا نہ ہوگا کوئی
مجھ سی عاصی پہ نظر آپؐ نے فرمائی ہے

میرے مولاؐ میرے آقاؐ میرے سرورؐ میں نے
آپؐ کے نام پہ مرنے کی قسم کھائی ہے

ہے طلب تیری ہی قربت کے مزے ملتے رہیں
غیر سے دل کیا لگاتا وہ تو ہرجائی ہے

تیری رحمت میں کٹیں شام و سحر سب شاہؐ
تیرے ہی نور سے اس دل نے ضیا پائی ہے

لوگ کہتے ہیں بجز نعت و حمد کچھ تو کہو
پر مگر دل تو میرا آپؐ کا شیدائی ہے

میرا یہ فلسفہ سرکارؐ کی مدحت کے سوا
اور کچھ کہنا فقط باعث رسوائی ہے

اب کلی دل کی کھلی لطف و کرم نے گھیرا
شہر طیبہ سے جو رحمت کی ہوا آئی ہے

اب شہنشاہؐ دوعالم کا ہے سایہ سر پر
انؐ کے دربار میں بھی میری پذیرائی ہے

انؐ کی فردوس میں ہر جا پہ کئے ہیں سجدے
انؐ کی گلیوں کی ہوا راس بہت آئی ہے

شہر طیبہ میں ملے مجھکو بھی مدفن یارب
وہ جگہ ساقئ کوثر کو بہت بھائی ہے

تیرے حسانؓ و بوصیریؒ تیرے بے دام غلام
آپؐ کی زاہدہ آپؐ کی سودائی ہے

زاہدہ مظہر

تیری چاہت میں ہو کر مست میں نے نعت لکھی ہے
تیرے قربان میرے سلطاں جو تم نے لاج رکھی ہے
کئے جیلے زمانے نے بڑھیں تنہائیاں میری
سجالی نعت کی محفل کہ یہ دنیا سے اچھی ہے
تیری یادوں میں کھو کر میں ہوئی فارغ زمانے سے
تیری رحمت کی وادی میں مئے الفت جو چکھی ہے
میں ہوں مے خوارِ طیبہ کیوں جہاں کو ہو خبر میری
میرے ساقی نے جب میری چھپا کر بات رکھی ہے
لہو میں ہے میری روح میں ہے عشقِ ساقئ کوثر
تیری رحمت کے دریا میں نہا کر نعت لکھی ہے
گزر کرتا میرے سرکار میری جو ہو گستاخی
تیری مدہوش کو کب ہوش ہے کیا بات لکھی ہے
میرا ایمان تولا جا رہا ہے سچ کہوں آقاؐ
میں ہوں اک ناتواں لیکن محبت میری سچی ہے
میرے گرداگرد کردو جو اپنے لطف کے ہالے
میری رہ جائے گی یہ بات تو نے ساکھ رکھی ہے
بڑی مہکی ہوائیں آ رہی ہیں باغ طیبہ سے
بہاریں ڈھونڈتی ہیں زاہدہ کو بات پکی ہے

زاہدہ منظور

تیری مدحت سے میرے دل کو سکوں ہے ملتا
پھر کئی رازِ نہاں کا بھی ہے پردہ کھلتا
تیری دنیا کے کئی بھید ہوئے ہیں ظاہر
کیسے ہے آپؐ کے صدقے میں زمانہ پلتا
میرے آقاؐ سے ہیں مخلوق پہ احسان کیا کیا
ہے جہاں رحمتِؐ عالم کے کرم سے پھلتا
دستِ سرکارؐ میں کنکر بھی ہوئے کلمہ گو
بوجہل بدبخت وہ کیوں آپؐ کا کلمہ پڑھتا
آج بھی برسرِ پیکار ہیں امت سے وہی سارے لعین
ہم کہیں نعت تو شیطان ہے جلتا مرتا
یا نبیؐ فتنۂ دجال ہے در پہ آزار
جز تیرے کون ہے فریاد میری کو سنتا
المدد میرے مسیحاؐ کہ ہے اب وقتِ مدد
الغیاث آقاؐئے کل تیرا ہے سکہ چلتا

زاہدہ حسرت کے عالم میں پکارے تجھ کو
دل ہے تسکین کے لئے آپؐ کا کلمہ پڑھتا

زاہدہ مظہر

جب خداوندِ دو عالم کی ہوئی جلوہ گری
میرے سرکارؐ کی تخلیق ہوئی ایسی گھڑی
جس کی تخلیق پہ یزداں بھی رہا ہے نازاں
اوّلیں نورؐ کی پیاری سی وہ تصویر بنی
جب خدا دیکھ بصد ناز فدا تمؐ پہ ہوا
میری جاں میں تیری الفت کی کلی تب تھی کھلی
جب بٹا صدقہ محمدؐ کے حسیں پیکر کا
آپؐ کے نام کی خیرات تھی دامن میں بھری
جب بھی اللہ نے کی اپنے محمدؐ کی ثنا
نعت کہنے کی رسم ایسے ہی وقتوں سے چلی
چشمِ رحمت نے بصد ناز تجھے جب چوما
چوم لینے کی تیرے نام کو تب رسم پڑی
پھر بنے پیکرِ نوری کے لئے عرشِ بریں
اور بہلانے کی خاطر ہی بریں خلد بنی
آپؐ کے نور سے روشن ہوئے سارے عالم
تجھ پہ سو جان سے قربان تیری تنویر بڑی
آپؐ کا بحرِ کرم ابرِ کرم بن اٹھا
نعت کہنے کی تمنا کی بھی تعبیر ملی
جب سنا شافعِ محشر کے کرم کا چرچا
مجھ سی عاصی بھی حضورؐ آپؐ کے قدموں میں گری
تمؐ نہ بخشو گے تو پھر اپنا گزارہ ہی نہیں
میرے آقاؐ تیری رحمت کی ضرورت ہے بڑی
زاہدہ تم کو مبارک ہو یہ راہِ فردوس
رحمتِ حق کی نظر تم پہ بہت خوب پڑی

زاہدہ مظہر